

از عدالتِ عظمیٰ

وی۔بی۔رنگاراج

بنام

وی۔بی۔گوپالا کرشنن ودیگران

تاریخ فیصلہ: 28 نومبر، 1991

[پی۔بی۔ساونت اور بی۔پی۔جیون ریڈی، جسٹس صاحبان۔]

کمپنیز ایکٹ، 1956:

دفعات 109, 82, 40, 39, 31, 28, 26, (iii) اور 110- حصص کی منتقلی۔ حصص
یافنگان کا منتقلی کا حق۔ کمپنی کے ضوابط انجمن میں موجود پابندیوں کے تابع۔ حصص یافنگان کے
درمیان حصص کی منتقلی کو محدود کرنے کا معاہدہ۔ ضوابط انجمن میں مخصوص نہیں۔ آیا کمپنی پر پابند ہے
یا حصص یافنگان پر۔ حصص۔ منتقلی کے لائق کی نوعیت، جیسے کوئی اور منقولہ جائیداد۔

ایک نجی لمیٹڈ کمپنی میں 50 کی کل شیئر ہولڈنگ میں سے 25 حصص مشترکہ کنبہ کے دو بھائیوں B
اور G کے پاس تھے۔ دونوں بھائیوں کے درمیان یہ طے پایا کہ خاندان کی دونوں شاخیں برابر کے
حصص، یعنی 25-25، برقرار رکھیں گی۔ اگر کسی شاخ کا کوئی رکن اپنا حصہ / حصص فروخت کرنا
چاہے تو اسے پہلے اپنی ہی شاخ کے اراکین کو ترجیحی حق دینا ہوگا، اور صرف اس صورت میں جب
پیشکش قبول نہ کی جائے، تب ہی حصص دوسروں کو فروخت کیے جاسکیں گے۔ تاہم، مذکورہ کمپنی کے
ضوابط انجمن میں زبانی معاہدے کے مطابق ترمیم نہیں کی گئی۔

دو بھائیوں B اور G کی موت کے بعد، B کے بیٹوں میں سے ایک نے حصص G کے بیٹوں
کو فروخت کر دیے، جو کہ زبانی معاہدے کے منافی تھا۔ بی کے دوسرے بیٹوں کو مذکورہ زبانی
معاہدے کے مطابق خریداری کا اختیار نہ ملنے پر، اپنے بھائی کے خلاف دعویٰ دائر کیا، اس اعلان کے

لیے کہ فروخت کا عدم ہے اور ان پر پابند نہیں ہے۔ مدعا علیہان نمبر 4 سے 6 حصص کے مشتری تھے۔ مدعا علیہ نمبر 2، B کے دوسرے بیٹے کو محض نام کا مدعا علیہ بنایا گیا۔ ٹرائل کورٹ نے دعویٰ مسترد کرتے ہوئے کہا کہ مذکورہ حصص کی فروخت غلط ہے۔ پہلی ایپلٹ عدالت نے مدعا علیہ کی طرف سے پیش کی گئی ایپلوں کو مسترد کر دیا۔ مدعا علیہ کی طرف سے دائر دوسری ایپلوں میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ مدعا علیہ 4 سے 6 کے حق میں پہلے مدعا علیہ کی طرف سے حصص کی فروخت غلط تھی اور لہذا مدعی و دیگر مدعا علیہ مذکورہ حصص خریدنے کے حقدار بن گئے؛ کہ مذکورہ زبانی معاہدہ کمپنی پر پابند تھا، اور یہ کہ کمپنی قانونی طور پر مدعیوں کے ناموں میں مذکورہ حصص کو رجسٹر کرنے کی پابند تھی۔

عدالت عالیہ کے فیصلوں کے خلاف نالاں، مدعا علیہ نے اس عدالت کے سامنے ایپلوں کو ترجیح دی جس میں کہا گیا کہ مذکورہ زبانی معاہدے نے حصص کی منتقلی کے حق پر ایک اضافی پابندی عائد کر دی ہے، جس کا تصور کسی آرٹیکل آف ایسوسی ایشن نے نہیں کیا تھا؛ کہ یہ کسی بھی حصص داراں یا حصص کے مشتری پر پابند نہیں تھا؛ کہ یہ قانون میں ناقابل عمل تھا اور اس وجہ سے کمپنی پر پابند نہیں تھا۔ یہ مزید دلیل دی گئی کہ عدالت عالیہ مدعیوں کے حق میں حصص کی منتقلی کی ہدایت نہیں دے سکتی تھی کیونکہ پہلے مدعا علیہ کو مدعیوں کو حصص فروخت کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا تھا۔

جواب دہندگان نے دعویٰ کیا کہ حصص یافتگان زبانی معاہدے کے پابند ہیں؛ کہ معاہدہ برقرار رکھنے کے لیے کیا گیا تھا! کنبہ میں کمپنی کی ملکیت اور اس بات کو یقینی بنانا کہ کنبہ کی دو شناخوں کا کمپنی کے انتظام اور منافع اور نقصانات میں مساوی حصہ ہو؛ کہ ضوابط انجمن میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے اس طرح کے معاہدے کی ممانعت ہو اور کنبہ کی دو شناخیں معاہدے میں فریق ہونے کی وجہ سے، یہ ان کے خلاف قابل نفاذ تھا۔

ایپلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1.1 چاہے کمپنیز ایکٹ کے تحت ہو یا ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت، حصص کسی بھی دوسری متحرک جائیداد کی طرح قابل منتقلی ہیں۔ کسی کمپنی کے حصص کی منتقلی پر واحد پابندی اس کے آرٹیکلز میں دی گئی ہے، اگر کوئی ہو۔ ایک پابندی جس کی وضاحت آرٹیکلز میں نہیں کی گئی ہے، اس لیے کمپنی یا حصص داراں پر پابند نہیں ہے۔ حصص کے مشتری کو آرٹیکلز میں بیان کردہ بنیاد کے علاوہ کسی اور بنیاد پر اس کے خریدے ہوئے حصص کے اندراج سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

1.2 فوری معاملے میں، نجی معاہدہ جس پر مدعی انحصار کرتے ہیں جس کے تحت ایک زندہ رکن پر اپنی شیئر ہولڈنگ کو صرف اس کنبہ کی شاخ میں منتقل کرنے کی پابندی ہے جس سے وہ شرائط میں تعلق رکھتا ہے، دو پابندیاں عائد کرتا ہے جو آرٹیکل میں متعین نہیں ہیں۔ ایک زندہ رکن پر صرف موجودہ رکن کو حصص منتقل کرنے کی پابندی تھی و دیگر پابندی یہ تھی کہ منتقلی صرف کنبہ کی ایک ہی شاخ سے تعلق رکھنے والے رکن کو ہونی چاہیے۔ واضح طور پر معاہدہ، اس لیے رکن کے اپنے حصص کی منتقلی کے حق پر اضافی پابندیاں عائد کرتا ہے جو آرٹیکل 13 کی توضیحات کے منافی ہیں۔ اس لیے وہ حصص یافتگان یا کمپنی پر پابند نہیں ہیں۔ نچلی عدالتوں کی طرف سے درج کیا گیا نتیجہ کہ پہلے مدعا علیہ کی طرف سے مدعا علیہ 4 سے 6 کو اپنے حصص کی فروخت غلط ہے کیونکہ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے، قانون میں غلط ہے۔

1.3 یہاں تک کہ ایک نئے رکن کو بھی حصص دار کے طور پر داخل کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اراکین کی اکثریت ایسا کرنے پر راضی ہو۔ لفظ "نامزد" سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایک زندہ رکن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی موت پر کسی تیسرے فریق کو بھی رکن کے طور پر نامزد کرے۔ آرٹیکل 13 کے تیسرے حصے میں شامل حق تقدم کے ذریعے منتقلی پر پابندی صرف متوفی رکن کی شیئر ہولڈنگ کے حوالے سے ہے نہ کہ کسی زندہ رکن کی۔ اگرچہ وارث/نامزد افراد حق کے طور پر رکن بننے کے حقدار ہیں اگر وہ ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں، حصص کی منتقلی پر پابندی صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب وہ رکن بننے کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں، ایسی صورت میں متوفی رکن کے حصص پہلے موجودہ اراکین میں یکساں طور پر تقسیم کیے جائیں گے۔ منتقلی کسی بھی موجودہ رکن کو ہو سکتی ہے چاہے اس کا تعلق کنبہ کی کسی ایک یا دوسری شاخ سے ہو اور ایسی صورت میں اراکین کی اکثریت کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ درحقیقت اس آرٹیکل میں متوفی رکن (اور زندہ رکن کی نہیں) کی حصص داری کو کنبہ کی دونوں شاخوں کے اراکین میں مساوی طور پر تقسیم کرنے کا تصور کیا گیا ہے نہ کہ صرف کسی ایک شاخ کی۔ یہاں تک کہ متوفی رکن کے حصص کسی بھی نئے رکن کو منتقل کیے جاسکتے ہیں جب اس کے وارث/نامزد افراد رکن بننے کے لیے تیار نہ ہوں۔ تاہم، یہ صرف اراکین کی اکثریت کی رضامندی سے کیا جاسکتا ہے۔

ایس پی جین بنام کلنگا ٹیوبز لمیٹڈ، [1965] 2 ایس سی آر 720؛ ری: سویلڈیل کلینرز لمیٹڈ، [1968] 1 آل ای آر 1132 اور ٹیٹ بنام فینکس پراپرٹی اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ و دیگران، [1986] 2 بی سی سی 140،99، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پالمرز کمپنی لا، 24 واں ایڈیشن، صفحات 608-9؛ انگلینڈ کے السبری کے قوانین، چوتھا ایڈیشن، پیراگراف 359 بیننگٹن کے کمپنی لا، صفحہ 753 پر چھٹے ایڈیشن میں احصا کی منتقلی پر پابندیاں کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1946-47، سال 1980۔

دوسری اپیل نمبر 1994 اور 2165، سال 1978 میں مدراس عدالت عالیہ کے 8.2.80 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے کے پرساران، کے این بھٹ، ٹی کے شیشادری اور ڈی این مشرا۔

جواب دہندگان کے لیے ٹی ایس کرشنا مورتی ایئر، آر این کیشوانی، کے رام کمار، مس اے انجانی، اے ٹی ایم سمپت (غیر حاضر)، مسز جے رام چندر اور سری نارائن (غیر حاضر)۔

عدالت کا فیصلہ ساونت، جسٹس نے سنایا

یہ دو اپیلیں، مد عالیہ 1 کی طرف سے دائر دیوانی اپیل نمبر 1946، سال 1980 اور مد عالیہ 4 سے 6 کی طرف سے دائر دیوانی اپیل نمبر 1947، سال 1980، مدراس عدالت عالیہ کے 8 فروری 1980 کے فیصلے کے خلاف ہیں۔ دونوں اپیلوں میں جو اہم سوال زیر غور آتا ہے وہ یہ ہے کہ کیا حصص یافتگان آپس میں ایسا معاہدہ کر سکتے ہیں جو کمپنی کے ضوابط انجمن کے منافی یا متضاد ہو۔

2. تیسرا مد عالیہ ایک نجی لمیٹڈ کمپنی ہے جس کی کل شیئر ہولڈنگ 50 تھی۔ مدعیوں اور مد عالیہ کے مشترکہ کنبہ کے کمپنی کے تمام 50 حصص رکھنے سے پہلے، کنبہ ایک اقلیتی حصص دار تھا جس کے پاس 13 حصص تھے، باقی 37 حصص بیرونی لوگوں کے پاس تھے۔ وقت گزرنے کے ساتھ، کنبہ نے باقی 37 حصص حاصل کر لیے اور کمپنی کا واحد حصص دار بن گیا۔ کنبہ بالو سوامی نائیڈو اور گروویا نائیڈو پر مشتمل تھا جو بھائی تھے، اور ہر بھائی کے پاس کمپنی میں 25 حصص تھے۔ مدعی اور مد عالیہ 1 اور 2 اور ایک سیلوراج بالو سوامی نائیڈو کے بیٹے ہیں اور مد عالیہ 4 سے 6 گروویا نائیڈو کے بیٹے

ہیں۔ بالوسوامی نائیڈو کا انتقال 5 فروری 1963 کو ہوا اور گروویا نائیڈو کا انتقال 10 جنوری 1970 کو ہوا۔ مدعا علیہان نے الزام لگایا کہ 1951 میں بالوسوامی نائیڈو اور گروویہ نائیڈو کے درمیان ایک زبانی معاہدہ ہوا تھا کہ خاندان کی ہر شاخ ہمیشہ برابر تعداد میں حصص رکھتی رہے گی، یعنی 25 اور یہ کہ اگر شاخوں میں سے کوئی بھی رکن اپنا حصہ / حصص بیچنا چاہتا ہے، تو وہ خریداری کا پہلا آپشن دے گا، اگر اس برانچ کے ممبروں کو فروخت نہ کرنے کی پیشکش کی گئی تو صرف اس شیئر کو قبول کیا جائے گا۔ اگرچہ مدعا علیہ کی جانب سے یہ متدعو یہ تھا کہ دونوں بھائیوں کے درمیان ایسا کوئی معاہدہ ہوا تھا، لیکن نچلی تمام عدالتوں کی طرف سے درج کردہ نتیجہ مدعا علیہ کے خلاف ہے۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ کمپنی کے ضوابط انجمن کو مذکورہ معاہدے کے مطابق لانے کے لیے ترمیم نہیں کی گئی تھی۔

مذکورہ معاہدے کے برعکس، پہلے مدعا علیہ یعنی بالوسوامی نائیڈو کے بیٹے نے 4 سے 6 مدعا علیہ کو حصص فروخت کر دیے جو گروویا نائیڈو کے بیٹے ہیں۔ لہذا مدعیوں، جو بالوسوامی کے بیٹے ہیں، نے موجودہ دعویٰ (i) ایک اعلامیہ کے لیے دائر کیا کہ مذکورہ فروخت کا عدم تھی اور مدعیوں پر پابند نہیں تھی اور دوسرے مدعا علیہ (جو بالوسوامی نائیڈو کا بیٹا بھی ہے، کو مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا) اور (ii) مدعا علیہ 1 اور 4 سے 6 کو مذکورہ حصص مدعیوں اور دوسرے مدعا علیہ کو منتقل کرنے کی ہدایت کرنے والے حکم امتناعی کے لیے اور (iii) مدعا علیہ 4 سے 6 کو اپنے نام پر مذکورہ حصص درج کرنے کے لیے درخواست دینے اور مدعی کے مفادات کے خلاف کارروائی کرنے سے مستقل حکم امتناعی کے لیے۔ بیان کردہ حصص کی منتقلی کی بنیاد پر مدعا علیہ دیگر مدعا علیہ۔

3. ٹرائل کورٹ نے یہ کہتے ہوئے مقدمے میں ڈگری اجرا کر دی کہ مذکورہ حصص کی فروخت غلط ہے اور مدعی اور دوسرے دعویٰ علیہ پر پابند نہیں ہے، اور پہلے دعویٰ علیہ اور مدعا علیہ 4 سے 6 دونوں کو ہدایت کی کہ وہ مذکورہ حصص مدعی کو منتقل کریں، اور مستقل حکم امتناعی منظور کیا جیسا کہ درخواست کی گئی تھی۔ پہلے مدعا علیہ اور مدعا علیہ 4 سے 6 کی طرف سے دائر اپیلوں کو مسترد کر دیا گیا۔ ان کی طرف سے دائر دوسری اپیلوں میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ نیچے کی عدالتیں غلط بنیاد پر آگے بڑھی ہیں۔ عدالت عالیہ کے مطابق یہ دعویٰ مؤثر طور پر پہلے سے استثنیٰ فراہم کرنے والے معاہدے کو نافذ کرنے کے لیے تھا اور عدالت کیس میں ثابت ہونے والے حقائق پر راحت کو ڈھالنے کی حقدار تھی اور اسی کے مطابق عدالت عالیہ نے مدعیوں کو مدعا علیہ 4 سے 6 کی جگہ حصص داروں کے طور پر تبدیل کرنے کی ہدایت دے کر ڈگری میں ڈگری اجرا کر دی۔ دوسرے لفظوں میں، عدالت

عالیہ نے شرائط میں کہا کہ (i) مد عالیہ 4 سے 6 کے حق میں پہلے مد عالیہ کے ذریعے حصص کی فروخت غلط تھی اور لہذا مدعی: و دیگر مد عالیہ مذکورہ حصص خریدنے کا حقدار بن گیا، (ii) معاہدہ کمپنی پر پابند تھا، اور (iii) کمپنی قانونی طور پر مدعیوں کے ناموں میں مذکورہ حصص کو رجسٹر کرنے کی پابند تھی۔ 4۔ سی اے نمبر 1946، سال 1980 میں مد عالیہ 4 سے 6 کی طرف سے پیش ہوئے شری پر ساران نے دلیل دی کہ اس معاہدے کے نتیجے میں حصص کی منتقلی کے حق پر اضافی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ آر ٹیکل آف ایسوسی ایشن میں سے کسی نے بھی اس پابندی کا تصور نہیں کیا تھا۔ لہذا یہ کسی بھی حصص دار یا حصص داروں کے حصص کے مشتری پر پابند نہیں تھا۔ یہ قانون میں بھی ناقابل نفاذ تھا اور اس لیے کمپنی پر پابند نہیں تھا۔ لہذا پہلے مد عالیہ کی طرف سے مد عالیہ 4 سے 6 کو حصص کی فروخت غلط نہیں تھی اور عدالت عالیہ نے مدعیوں کے حق میں حصص کی منتقلی کی ہدایت دینا غلط تھا۔ پہلے مد عالیہ (سی اے نمبر 1946، سال 1980 میں اپیل کنندہ) کی طرف سے پیش ہوئے شری بھٹ نے دلیل دی کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ پہلے مد عالیہ کی طرف سے مد عالیہ 4 سے 6 کو حصص کی فروخت معاہدے کے پیش نظر غلط تھی، عدالت عالیہ صرف یہ اعلان کر سکتی تھی کہ فروخت غلط تھی اور وہ مدعیوں کے حق میں حصص کی منتقلی کی مزید ہدایت نہیں دے سکتی تھی۔ پہلے مد عالیہ کو مدعیوں کو حصص فروخت کرنے پر مجبور نہیں کیا جاسکا۔ دوسری طرف، شری کرشنا مورتی نے دلیل دی کہ (i) حصص یافتگان معاہدے، سال 1951 کے پابند تھے؛ (ii) معاہدہ کنبہ میں کمپنی کی ملکیت کو برقرار رکھنے زائد اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کیا گیا تھا کہ کنبہ کی دو شاخوں کا کمپنی کے انتظام زائد منافع زائد نقصانات میں مساوی حصہ ہو۔ (iii) ضوابط انجمن میں ایسا کچھ بھی نہیں تھا جس سے اس طرح کے معاہدے پر پابندی ہو زائد (iv) کنبہ کی دو شاخیں معاہدے میں فریق ہونے کی وجہ سے، یہ ان کے خلاف قابل نفاذ تھا، زائد عدالتوں نے معاہدے کو نافذ کرنے کے علاوہ زائد کچھ نہیں کیا ہے۔

5. عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری اور حصص کی بنیاد۔ اس لیے اس سلسلے میں قانون کی حقیقی حیثیت کو سمجھنا ضروری ہے۔ کمپنیز ایکٹ کی دفعہ 3 (iii) (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) نجی کمپنی کی تعریف ایک ایسی کمپنی سے کرتی ہے جو اپنے آرٹیکلز کے ذریعے اپنے حصص، اگر کوئی ہوں، کو منتقل کرنے کے حق کو محدود کرتی ہے، اور اپنے حصص کی تعداد کو 50 تک محدود کرتی ہے (سوائے ان ملازمین اور سابق ملازمین کے جو کمپنی کے ممبر تھے اور ہیں) اور عوام کو کمپنی میں کسی بھی حصص، یا ڈیپنچر کے لیے سبسکرائب کرنے کی کسی بھی دعوت سے منع کرتی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 26 میں کہا گیا

ہے کہ حصص کے ذریعے محدود نجی کمپنی کے معاملے میں، جیسے کہ تیسری مدعا علیہ کمپنی، کمپنی کے لیے ضابطے تجویز کرنے والے میمورنڈم کے چندہ دہندگان دستخط شدہ میمورنڈم، ضوابط انجمن کے ساتھ رجسٹرڈ ہوگی۔ دفعہ 28 میں کہا گیا ہے کہ حصص کے ذریعے محدود کمپنی کے ضوابط انجمن ایکٹ کے شیڈول I میں جدول اے میں موجود تمام یا کسی بھی ضابطے کو اپنا سکتے ہیں۔ دفعہ 31 میں کمپنی کی خصوصی قرارداد کے ذریعے مضامین میں رد و بدل کا التزام ہے۔ دفعہ 36 میں کہا گیا ہے کہ جب میمورنڈم اور ضوابط انجمن رجسٹرڈ ہوتے ہیں، تو وہ کمپنی اور اس کے اراکین کو پابند کرتے ہیں۔ دفعہ 39 کسی ممبر کو میمورنڈم اور ضوابط انجمن کی کاپیاں فراہم کرنے کا بندوبست کرتا ہے۔ دفعہ 40 ضوابط انجمن میں کسی بھی تبدیلی کو ضوابط انجمن کی ہر نقل میں شامل کرنا لازمی بناتی ہے۔ دفعہ 82 حصص کی نوعیت کی وضاحت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ کمپنی میں کسی بھی رکن کے حصص یا دیگر مفادات کمپنی کے ضوابط انجمن کے ذریعے فراہم کردہ انداز میں قابل منتقلی منقولہ جائیداد ہوں گے۔

ایکٹ کی ان توضیحات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ضوابط انجمن کمپنی اور اس کے حصص یافتگان پر پابند کمپنی کے قواعد و ضوابط ہیں اور یہ کہ حصص ایک متحرک جائیداد ہیں اور ان کی منتقلی کمپنی کے ضوابط انجمن کے ذریعے منظم کی جاتی ہے۔

6. چاہے کمپنیز ایکٹ کے تحت ہو یا ٹرانسفر آف پراپرٹی ایکٹ کے تحت، اس لیے حصص کسی بھی دوسری متحرک جائیداد کی طرح قابل منتقلی ہیں۔ کسی کمپنی کے حصص کی منتقلی پر واحد پابندی اس کے آرٹیکلز میں دی گئی ہے، اگر کوئی ہو۔ ایک پابندی جس کی وضاحت آرٹیکلز میں نہیں کی گئی ہے، اس لیے کمپنی یا حصص داراں پر پابند نہیں ہے۔ حصص کے مشتری کو آرٹیکلز میں بیان کردہ بنیاد کے علاوہ کسی اور بنیاد پر اس کے خریدے ہوئے حصص کے اندراج سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

7. ہم کچھ حکام کا حوالہ دے سکتے ہیں جو مندرجہ بالا تجویز کو تقویت دیتے ہیں۔

ایس پی جین بنام کلنگا ٹیوبز لمیٹڈ، [1965] 2 ایس سی آر 720 میں، یہ پی اینڈ ایل کی قیادت میں حصص یافتگان کے دوزمروں کے درمیان لڑائی کا معاملہ بھی تھا کیونکہ فیصلے میں ان کا نام لیا گیا تھا۔ جولائی 1954 میں ان دونوں زمروں نے، جن کے پاس 25 لاکھ روپے کے کل شیئر کیپٹل میں سے 21 لاکھ روپے کی قیمت کے مساوی حصص تھے، کمپنی میں جو اس وقت ایک نجی کمپنی تھی، اپیل کنندہ کے ساتھ معاہدہ کیا جو کہ تیسرا فریق تھا اور کچھ شرائط پر اتفاق کیا گیا تھا۔ معاہدے پر عمل درآمد کے لیے کمپنی کی طرف سے مختلف قراردادیں منظور کی گئیں۔ تاہم، نہ تو ضوابط انجمن کو معاہدے کی

شرائط کو مجسم بنانے کے لیے تبدیل کیا گیا اور نہ ہی منظور شدہ قراردادوں کو معاہدے کے حوالے کیا گیا۔ 1956-57 میں، کمپنی انڈسٹریل فنانس کارپوریشن سے قرض حاصل کرنے کی خواہش رکھتی تھی اور کارپوریشن کی ضرورت کے مطابق، جنوری 1957 میں کمپنی کو ایک عوامی کمپنی میں تبدیل کر دیا گیا اور اس مقصد کے لیے آرٹیکلز میں مناسب ترامیم کی گئیں۔ تاہم اس موقع پر بھی جولائی 1954 کا معاہدہ آرٹیکلز میں شامل نہیں کیا گیا۔ تنازعات پیدا ہونے کے بعد معاملہ عدالت تک پہنچ گیا۔ اپیل کنندہ نے جولائی 1954 کے معاہدے کے فائدے کا دعویٰ کیا۔ اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ مذکورہ معاہدہ نجی کمپنی پر بھی پابند نہیں تھا اور 1957 میں جب یہ وجود میں آیا تو عوامی کمپنی پر بھی اس کا پابند نہیں تھا۔ یہ ایک غیر رکن اور کمپنی کے دوارا کین کے درمیان معاہدہ تھا اور اگرچہ کچھ عرصے کے لیے معاہدہ بنیادی طور پر عمل میں تھا، لیکن اس کی کچھ شرائط کو پبلک کمپنی کے ضوابط انجمن میں نہیں رکھا جاسکا۔ چونکہ کمپنی معاہدے کی پابند نہیں تھی اس لیے یہ قابل نفاذ نہیں تھی۔

ری سویلڈیل کلینرز لمیٹڈ، [1968] 1 آل ای آر 1132 میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ یہ اچھی طرح سے قائم ہے کہ کسی کمپنی میں حصص جائیداد کی ایک ایسی چیز ہے جو آرٹیکلز کے تحت واضح پابندیوں کی عدم موجودگی میں آزادانہ طور پر قابل منتقلی ہے۔ اس نظریے کا اعادہ ٹیٹ بنام فینکس پراپرٹی اینڈ انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ و دیگران، [1986] 2 بی سی سی 99,140 میں کیا گیا ہے۔

گور براؤن آن کمپنیز (43 واں ایڈیشن) کے باب 16 میں حصص کی منتقلی سے نمٹنے کے دوران یہ کہا گیا ہے کہ قانون کے ذریعہ عائد کردہ کچھ محدود پابندیوں کے تابع، حصص یافتگان کو پہلی نظر میں اپنے حصص کو جب چاہے اور جسے چاہے منتقل کرنے کا حق حاصل ہے۔ تاہم، منتقلی کی اس آزادی کو آرٹیکلز کی توضیحات کے ذریعے نمایاں طور پر کم کیا جاسکتا ہے۔ آرٹیکلز میں موجود منتقلی پر کسی بھی پابندی کی حد کا تعین کرنے کے لیے، ایک سخت تعمیر کو اپنایا جاتا ہے۔ پابندی کو واضح طور پر متعین کیا جانا چاہیے یا ضروری مضمرات سے پیدا ہونا چاہیے اور کسی بھی مبہم توضیح کو منتقل کرنے کے خواہش مند حصص دار کے حق میں سمجھا جاتا ہے۔

پالمر کے کمپنی قانون (24 ویں ایڈیشن) میں 'حصص کی منتقلی' سے متعلق صفحہ 608-9 پر کہا گیا ہے کہ یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ جب تک کہ آرٹیکلز دوسری صورت میں فراہم نہ کریں حصص دار کو یہ آزاد حق حاصل ہے کہ وہ کس کو منتقل کرے۔ آرٹیکلز میں منتقلی کے اختیار کی تلاش کرنا ضروری نہیں ہے، کیونکہ ایکٹ (انگریزی ایکٹ، سال 1980) خود ہی ایسا اختیار دیتا ہے۔ اس پر

پابندیاں، اگر کوئی ہوں، کا پتہ لگانے کے لیے صرف مضامین کو دیکھنا ضروری ہے۔ اس طرح، ایک رکن کو اپنے حصص / حصص کو کسی دوسرے شخص کو منتقل کرنے کا حق حاصل ہے جب تک کہ یہ حق آرٹیکلز کے ذریعے واضح طور پر چھین نہ لیا جائے۔

ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین (چوتھا ایڈیشن) کے پیرا گراف 359 میں 'حصص کی صفات' سے متعلق کہا گیا ہے کہ "حصص کسی کمپنی کے حصص کے سرمائے کی ایک مخصوص رقم کا حق ہے جس کے ساتھ کچھ حقوق اور واجبات ہوتے ہیں جبکہ کمپنی چالو کاروبار ادارہ ہے اور اس کی بندش میں ہے۔ کمپنی میں کسی بھی رکن کے حصص یا دیگر مفاد اس کے مضامین کے ذریعہ فراہم کردہ انداز میں ذاتی جائیداد کی منتقلی کے قابل ہوتے ہیں اور ریل اسٹیٹ کی نوعیت کے نہیں ہوتے ہیں۔

سیننگٹن کے کمپنی قانون (چھٹا ایڈیشن) کے صفحہ 753 پر 'حصص کی منتقلی پر پابندیوں' سے نمٹنے کے لیے کہا گیا ہے کہ حصص کو آزادانہ طور پر منتقلی کے قابل سمجھا جاتا ہے اور ان کی منتقلی پر پابندیوں کو سختی سے سمجھا جاتا ہے اور اس لیے جب کوئی پابندی دو معانی کے قابل ہو تو عدالت کم پابند تشریح کو اپنائے گی۔ یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ ان پابندیوں کو آرٹیکل آف ایسوسی ایشن میں شامل کرنا ہوگا۔

8. مذکورہ قانونی حیثیت کے پس منظر میں، اب ہم تیسری مدعا علیہ کمپنی کے ضوابط انجمن کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ ہمارے سامنے یہ متدعو یہ نہیں ہے کہ کمپنی کے ضوابط انجمن کا واحد آرٹیکل جو حصص کی منتقلی پر پابندی عائد کرتا ہے وہ آرٹیکل 13 ہے۔ آرٹیکل اس طرح پڑھتا ہے:

“13. کسی بھی نئے رکن کو اس کے وارث یا وارثاں یا نامزد رکن کی موت پر اراکین کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر رکن کے طور پر داخل نہیں کیا جائے گا۔ اگر ایسا وارث، وارث یا نامزد رکن بننے کے لیے تیار نہیں ہے، تو اس طرح کا حصص سرمایہ اراکین میں مساوی طور پر تقسیم کیا جائے گا یا اراکین کی اکثریت کی رضامندی سے کسی نئے رکن کو منتقل کیا جائے گا۔

مذکورہ آرٹیکل عملی طور پر تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی نئے رکن کو اراکین کی اکثریت کی رضامندی کے بغیر داخل نہیں کیا جائے گا۔ دوسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ کسی بھی رکن کی موت پر اس کے وارثاں یا وارث یا نامزد افراد کو رکن کے طور پر داخل کیا جائے گا۔ تیسرے حصے میں کہا گیا ہے کہ اگر ایسے وارثاں یا وارث یا نامزد افراد رکن بننے کے لیے تیار نہیں

ہیں تو متوفی رکن کا حصص سرمایہ موجودہ اراکین میں یکساں طور پر تقسیم کیا جائے گا یا اراکین کی اکثریت کی رضامندی سے کسی نئے رکن کو منتقل کیا جائے گا۔ اس لیے یہ واضح ہے کہ ایک نئے رکن کو بھی داخلہ دیا جاسکتا ہے بشرطیکہ اراکین کی اکثریت ایسا کرنے پر راضی ہو۔ لفظ "نامزد" سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ایک زندہ رکن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کسی تیسرے فریق کو بھی اس کی موت پر رکن کے طور پر نامزد کرے۔ مزید برآں حق تقدم کے ذریعے منتقلی پر پابندی جو آرٹیکل کے تیسرے حصے میں شامل ہے صرف متوفی رکن کی شیئر ہولڈنگ کے حوالے سے ہے نہ کہ کسی زندہ رکن کے۔ اگرچہ وارث/نامزد افراد حق کے طور پر رکن بننے کے حقدار ہیں اگر وہ ایسا کرنے کے لیے تیار ہیں، حصص کی منتقلی پر پابندی صرف اس صورت میں ہوتی ہے جب وہ رکن بننے کے لیے تیار نہیں ہوتے ہیں۔ پابندی میں کہا گیا ہے کہ مؤخر الذکر صورت میں متوفی رکن کے حصص پہلے موجودہ اراکین میں یکساں طور پر تقسیم کیے جائیں گے اور اگر انہیں کسی نئے رکن کو منتقل کیا جانا ہے تو ایسا موجودہ اراکین کی اکثریت کی رضامندی سے کیا جائے گا۔ اس پابندی سے یہ محسوس کیا جاسکتا ہے کہ سب سے پہلے کسی زندہ رکن کے ذریعے اپنے حصص کی موجودہ رکن یا نئے رکن کو منتقلی پر کوئی حد نہیں ہے۔ واحد شرط یہ ہے کہ جب منتقلی کسی نئے رکن کو کی جائے تو اسے اراکین کی اکثریت سے منظور کرنا ہوگا۔ منتقلی کسی بھی موجودہ رکن کو ہو سکتی ہے چاہے اس کا تعلق کنبہ کی کسی ایک یا دوسری شاخ سے ہو اور ایسی صورت میں اراکین کی اکثریت کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے۔ درحقیقت اس آرٹیکل میں متوفی رکن (اور زندہ رکن کی نہیں) کی حصص داری کو کنبہ کی دونوں شاخوں کے اراکین میں مساوی طور پر تقسیم کرنے کا تصور کیا گیا ہے نہ کہ صرف کسی ایک شاخ کی۔ یہاں تک کہ متوفی رکن کے حصص کسی بھی نئے رکن کو منتقل کیے جاسکتے ہیں جب اس کے وارث/نامزد افراد رکن بننے کے لیے تیار نہ ہوں۔ تاہم، یہ صرف اراکین کی اکثریت کی رضامندی سے کیا جاسکتا ہے۔

9. لہذا نجی معاہدہ جس پر مدعی انحصار کرتے ہیں جس کے تحت ایک زندہ رکن پر اپنی شیئر ہولڈنگ کو صرف کنبہ کی اس شاخ میں منتقل کرنے کی پابندی ہے جس سے وہ شرائط میں تعلق رکھتا ہے، دو پابندیاں عائد کرتا ہے جو آرٹیکل میں متعین نہیں ہیں۔ سب سے پہلے، یہ ایک زندہ رکن پر صرف موجودہ اراکین کو حصص منتقل کرنے کی پابندی عائد کرتا ہے و دیگر یہ کہ منتقلی صرف کنبہ کی ایک ہی شاخ سے تعلق رکھنے والے رکن کو ہونی چاہیے۔ اس لیے یہ معاہدہ واضح طور پر رکن کے اپنے حصص کی منتقلی کے حق پر اضافی پابندیاں عائد کرتا ہے جو آرٹیکل 13 کی توضیحات کے منافی ہیں۔ اس لیے وہ حصص یافتگان یا کمپنی پر پابند نہیں ہیں۔ اس قانونی حیثیت کے پیش نظر، نجی عدالتوں کی طرف

سے درج کیا گیا نتیجہ کہ پہلے مد عالیہ کی طرف سے مد عالیہ 4 سے 6 کو اپنے حصص کی فروخت غلط ہے کیونکہ یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہے، قانون میں غلط ہے۔ ہمارے مذکورہ بالا نتائج کے پیش نظر، اس سوال میں جانا غیر ضروری ہے کہ آیا عدالت عالیہ مد عالیہ کو 4 سے 6 حصص کی منتقلی کی ہدایت دینے میں جائز تھی، چاہے اس کا یہ نتیجہ کہ فروخت غلط تھی، درست تھا۔

ان حالات میں، ایپلوں کی اجازت دی جاتی ہے، عدالت عالیہ کی ڈگری کو کالعدم کر دیا جاتا ہے اور مدعی کا دعویٰ اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

اپیلیں منظور کی گئی۔